بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ کبھی تشنہ لب نہیں رہتا ہے
جس کے ساقی ہیں ساقیٔ کوثر

نسیمِ یثرب

نعتیہ کلام

حفیظ النساء حزیں

وہ کبھی تشنہ لب نہیں رہتا
جس کے ساقی ہیں ساقیٔ کوثر

نسیمِ یثرب

نعتیہ کلام

حفیظ النساء حزیں

طبع بار اول .... ماہِ جون ۱۹۸۵ء

تعداد طباعت .... ۵۰۰ پانچسو

کتابت ۔ محمد عبدالقادر زرّین رقم

طباعت ۔ اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد اے۔پی

ٹائیٹل ۔ " " "

ملنے کا پتہ

حفیظ النساء حزیں

کاشانۂ حزیں ۔ باغِ جہاں آرا ۔ یاقوت پورہ

مکان نمبر 4/11/19 - 8 - 17 ۔ حیدرآباد 500023

آندھرا پردیش

انتساب

اُن تڑپتے دلوں کے نام

جو

گنبدِ خضریٰ تک پہنچنے کے لئے

بیچین ہیں

حزیںؔ

ترتیب

تزئین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

علی احمد جلیلی

کچھ نعت کے بارے میں

صنف نعت مخصوص ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا کیلئے۔ سب سے پہلے خود خالق کائنات نے اپنے حبیبؐ کی مدح و ثنا میں فرمایا "بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجو" نعت کا لفظ عربی میں بالعموم وصف کے معنی میں مستعمل ہے۔ جو چیز جست خوب ہو اسکے لئے نعت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن مفسرین و شارحین نے نعت کو مطلق وصف کی ہیئت سے نکال کر اسے آنحضرت صلعم کی تعریف و توصیف سے وابستہ کیا اور اسے ایک تخصیصی مفہوم کا حامل ٹھہرایا۔ اب اسکا استعمال آنحضرت صلعم کی ستائش کیلئے ہی مخصوص ہو گیا ہے۔ اردو اور فارسی میں بھی اسی اصطلاح کا چلن ہے۔

عربی میں سب سے پہلا نعتیہ قصیدہ میمون بن قیس سے منسوب ہے۔ عربی شعری ادب جب فتح ایران کے ساتھ فارس پہنچا تو اہل فارس نے حب رسول کے جذبۂ صادق کے ساتھ صنف نعت کو بھی معراج کمال تک پہنچایا۔ فارسی سے یہ روایت وعقیدت اردو میں آئی اور ایسی آئی کہ صرف اہل حرم ہی نہیں اہل دیر نے بھی بڑی عقیدتمندی کے ساتھ چراغاں کئے۔ حق تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے ذکر مبارک کو جو

ایسی برکت ورفعت دی کہ آجتک گلہائے عقیدت سے چمنستان نعت کو سنوارا جارہا ہے۔ خراج عقیدت پیش کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ بالعموم شعرائے اردو غزل کے ساتھ رسمی طور پر نعت شریف کہکر اپنے غزلیہ دیوان کا جز و بنالیتے ہیں۔ لیکن ادھر کچھ دنوں سے حیدرآباد میں علٰحدہ نعتیہ مجموعے ترتیب دینے اور شایع کرنے کی روایت بھی چل پڑی ہے۔ حفیظ النساء، حزیںؔ کا یہ مجموعہ نعت "نسیم یثرب" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

نعت کہنا بظاہر بہت آسان ہے لیکن فن نعت گوئی کے لحاظ سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اس موضوع سے عہدہ برآ ہونا آسان نہیں ہے۔ نعت گوئی میں اسکے لوازمات و متعلقات کو پیش نظر رکھنا ضروری اور اسکے ادب و احترام سے بخوبی واقف ہونا لازم ہے۔ نعت شریف لکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے شاعر اپنی حد سے بڑھتا ہے تو الوہیت کو پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوجاتی ہے۔ ذراسا شاعرانہ غلو ضلالت کے زمرے میں آسکتا ہے اور ذراسا عجز بیان اہانت کا باعث بن سکتا ہے۔ اگرچہ ندرت و مبالغہ شعر کی روح وروان ہیں لیکن نعت میں ایسا مضمون جو واقعیت کے خلاف ہو اور اصلیت کے منافی ہو نعت کو غبار آلود کر دیتا ہے۔ حزیںؔ صاحبہ نے ادب و احترام ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ مبالغہ سے اجتناب، اور حقیقت نگاری کی ضرورت و اہمیت کو محسوس کیا ہے اور اسے نباہنے کی پوری کوشش کی ہے آشفتگی کے بجائے شیفتگی اور شوریدگی کے بجائے سپردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

جہاں تک مضامین نعت کا سوال ہے مضامین نعت بہت وسیع ہیں۔ ذات مبارک کی صفت وثنا کے ساتھ سیرت رسولؐ کے لامحدود پہلوؤں کا ذکر

جمالِ ظاہری و باطنی، باعثِ تخلیق کائنات ہونا خاتم النبیینؐ اور رحمت العالمین ہونا، مدینے سے دوری کا احساس، زیارت کی تمنا خواب میں دیدار کی آرزو روضہ پر درود و سلام پڑھنے کی خواہش، شفاعت طلبی، گناہوں کا احساس، غموں سے امداد کیلئے فریاد اور مدینہ میں دفن ہونے کی خواہش وغیرہ۔ حفیظ النساء حزیں نے اپنی نعتوں میں کم و بیش بہت سارے موضوعات کا احاطہ کیا ہے اور اپنے نعتیہ اشعار میں ایسی فضا پیدا کی ہے جس کا تاثر ہمیں حضور اکرمؐ کی ذات گرامی کیطرف لے جاتا ہے اور ان سے قریب لاتا ہے۔ اچھی نعت کیلئے جس تڑپ اور جاذبیت کی ضرورت ہے اسکی آئینہ داری ملتی ہے۔ مجھے توقع ہے کہ ان کا یہ مجموعۂ نعت بنظر استحسان دیکھا جائیگا اور اہل شریعت میں قبولیت پائے گا۔

علی احمد جلیلی

۷۸۶
۹۲

احوالِ واقعی

میرا پہلا مجموعہ کلام (اشک گہر ہوتے تک) مارچ ۱۹۸۲ئہ میں جب شائع ہوا اُسی وقت ہی میری یہ آرزو تھی کہ ساتھ ہی نعتیہ کلام "نسیم یثرب" بھی شائع ہو جائے۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر ایسا نہ ہو سکا۔ خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ھیکہ یہ تمنا اب پوری ہوئی۔ ناظرین دعا فرمائیں کہ بارگاہِ نبوی میں میرا یہ نذرانۂ عقیدت قبول ہو جائے اور میری پیاسی آنکھیں کعبتہ اللہ، طیبہ اور گنبدِ خضریٰ کے دیدار سے سیراب ہوں۔ میری دعا ھیکہ ربُّ العالمین تمام مسلمانوں کو بھی شرفِ باریابی عطا کرے، آمین یارَبُّ العالمین۔

مجھے اور میرے کلام کو منظرِ عام پر لانے کی اصل محرک میری اُستادِ محترم محترمہ آپا ڈاکٹر زینت ساجدہ صاحبہ ہیں جنکی بے پناہ شفقت و نظرِ عنایت نے مجھے آگے قدم بڑھانے کی طاقت بخشی۔ اُن کی یہ بے لوث ہمت افزائی میرے دل میں ہمیشہ جذبۂ تشکر کو زندہ و تابندہ رکھیگی میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے میں اُن کا شکریہ ادا کر سکوں رَبِّ کریم اُنہیں اَجرِ عظیم عطا کرے۔

میں محترمہ بانو طاہرہ سعید صاحبہ کی بھی ممنون ہوں جنھوں نے اِس مجموعہ کا نام تجویز کرنے میں میری مدد کی۔

محترمی حضرت علی احمد صاحب جلیلی نے مسودہ "نسیم یثرب" پر نظر ثانی کی اور "پیش لفظ کچھ نعت کے بارے میں" تحریر فرما کر میری حوصلہ افزائی کی آپ کیلئے میرا دل جذبۂ تشکر سے لبریز ہے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ نے جو پیش لفظ تحریر فرمایا ہے وہ نہ صرف پیش لفظ ہے۔ بلکہ ایک اصولی درس ہے جو قارئین کو لفظِ نعت کے مضمرات سے واقف کراتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس پیش لفظ کو پڑھکر قارئین بھی میری طرح مسرت محسوس کرینگے۔

ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد آخری مرحلہ کتابت اور طباعت کا تھا جسکے لئے میں محترمی بشیر وارثی صاحب کی شکر گزار ہوں جنھوں نے اس مجموعہ کی اشاعت میں اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود خاص دلچسپی لی۔ میں بیحد ممنون ہوں اپنے رفیقِ زندگی محترم سید خلیل اللہ حسینی صاحب کی جن کی رفاقت، بے پایاں خلوص اور مسلسل کاوشس نے آج مجھے اس بے پایاں روحانی مسرت سے ہمکنار کیا خداوندِ کریم انہیں اجرِ عظیم عطا کرے۔ اور میں بیحد ممنون ہوں اپنی بہن امتہ السلام اور اُنکے شوہر بھائی اعجاز حسین صاحب کی جن کا مجھے ہمیشہ غیر معمولی تعاون حاصل رہا اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں سرخرو کرے اور تمام مقاصد برلائے آمین

خدا حافظ

حفیظ النساء حزیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد

میں ہوں بندہ تو ہے مولا بندگی نُصرت مری
ذکر کرنا کام میرا، ذکر سے عظمت مری

بخش دینا تیری عادت، میری عادت ہے خطا
بے نیازی شان تیری، بے خودی شوکت مری

رازِ ہستی تو نے سمجھایا تو تھا روزِ اَزل
عقل ہے کج فہم میری، بھولنا فطرت مری

تُو نے بخشی مجھ کو رفعت کہکشاں سے بھی بلَند
ناز ہے میرا تجھی پر، ہے تری رحمت مری

ہوں اَبھی محروم کعبے کی زیارت سے حزیں
میری دشمن بن گئی، وا حسرتا قسمت مری

قطعہ

عکس کعبے کا نہیں مجھکو دِکھا دے کعبہ
دل میں سینے میں نگا ہوں میں بسا دے کعبہ
تو پسِ پردہ رہے اور کروں میں سجدہ
مرے سجدے کی جگہ وہ ہو جہاں ہے کعبہ

قطعہ

ترا گھر دیکھ لیں پھر گنبدِ خضریٰ دیکھیں
کعبہ جب دیکھ لیں، سرکار کا روضہ دیکھیں
میں گنہگار سہی، تو ہے بڑا رَبِّ کریم
ہو کرم تیرا تو آنکھیں یہ نظارہ دیکھیں

مناجات

مے توحید کا اک جام پلا دے مجھکو
اپنی ہستی سے بھی بیگانہ بنا دے مجھکو
میں بشر ہوں ہوئی جاتی ہیں خطائیں مجھ سے
تو ہے مختار سزا دے کہ جزا دے مجھ کو
نفسِ اَمّارہ کی لغزش نے گنہگار کیا
اسی مُوذی کے شکنجے سے چھڑا دے مجھکو
میں ہوں اک بندۂ عاجز تو ہے خالق میرا
میرے معبود گنا ہوں سے بچا دے مجھکو
روزِ محشر مجھے کملی میں چھپا لینگے نبیؐ
داورِ حشر پتہ اُن کا بتا دے مجھکو

العطش کہتی پھروں جب میں داورِ محشر
ایک ساغر مئے کوثر کا پلا دے مجھکو
ترے محبوب کی اُمت ہوں میں رَبِّ اکبر
اپنے محبوب کا دیدار کرا دے مجھکو
مالکِ کون و مکاں سے ہے یہی عرضِ حزیںؔ
سایۂ دامنِ محبوب میں جا دے مجھکو

★

دل یہ کہتا ہے کہ گلزارِ مدینہ دیکھوں
آنکھ کہتی ہے کہ انوارِ مدینہ دیکھوں
بے خودی کہتی ہے چل تجھکو بلاتے ہیں نبیؐ
آرزو کہتی ہے دربارِ مدینہ دیکھوں

نعت

اَرض کا عرش ہے سرکار کا روضہ کیا ہے
نور ہی نور ہے اَحمدؐ کا سراپا کیا ہے

حُسنِ یوسف کے ثنا خوانوں سے پوچھے کوئی
بدرِ کامل کے مقابل میں ستارہ کیا ہے

ظلمتیں گھیر کے آتی ہیں اندھیرا کرنے
نُورِ اَحمدؐ کا اُجالا ہے تو پَروا کیا ہے

نہ زر و مال ہے درکار نہ دنیا کی ہوس
ہوں گدائے شہِ یثرب مجھے سمجھا کیا ہے

چھوڑ کر کوئے نبیؐ ہم نہ کہیں جائیں گے
درِ اَحمدؐ کے سوا دہر میں رکھا کیا ہے

بیکس و بے بس و لاچار بھی مجبور بھی ہیں
پوچھ لیجیے مرے سرکار تمنا کیا ہے

کہدو یہ شیخ و برہمن سے نہ چھیڑیں مجھکو
میں ثنا خوانِ نبیؐ ہوں مجھے سمجھا کیا ہے

اُن کے دربار کی عظمت کا بیاں کیا ہو حزیںؔ
رشکِ فردوسِ بریں ہے، وہ مدینہ کیا ہے

ؤ

★

ہو مُبارک اے رِضوان جنت تجھے
چھوڑ طیبہ کو، ہرگز نہ جاؤنگی میں

سبز جالی کو جو مونگی میں جھوم کر
حالِ دل اپنا اُن کو سناونگی میں

★

تم صاحبِ کمال ہو، سُلطانِ کائنات
عالم میں بے مثال ہو، سُلطانِ کائنات
تم جانِ کائنات ہو، سُلطانِ کائنات
تم مظہرِ کمال ہو، سُلطانِ کائنات
فرشِ زمیں سے تا بہ فلک آپ کی ضیاء
تم نُورِ ذوالجلال ہو، سُلطانِ کائنات
بھیجے دُرود آپ پہ خود رَبِّ ذوالجلال
محبوبِ بے مثال ہو، سُلطانِ کائنات
نازاں ہے عرش آپ پہ اے شاہِ دوسرا
تم حُسنِ لازوال ہو، سُلطانِ کائنات
نورِ سحر کا رنگ ہو یا ہو گلُوں کا رنگ
ان سب کا تم جمال ہو، سلطانِ کائنات
لاریب کُل جہاں سے حزیںؔ کو عزیز تر
دل میں تیرا خیال ہو، سُلطانِ کائنات

★

دکھا دے یا خدا مجھکو شہِ ابرار کی صورت
مرے آقا مرے والی مرے سرکار کی صورت
نکل آئے کوئی صورت مدینہ دیکھ لوں یارب
مدینہ آنکھ میں دل میں مرے سرکار کی صورت
نظارے تیری قدرت کے خدایا کیا کروں لے کر
نگاہوں میں ہے میرے روضۂ انوار کی صورت
دِکھا دے روضۂ اقدس تمنا یہ ازل سے ہے
نہ بھائے دل کو میرے اب گُل گلزار کی صورت
نہ دنیا کی تمنا ہے نہ مال وزر کی ہے چاہت
میرے دل میں بسی ہے احمدِ مختار کی صورت
تڑپ کر تھام لوں دامن تمہارا یارسول اللہ
دِکھا دوں کاشش میں اپنے دلِ بیمار کی صورت

شفق اور چاند تارے کہکشاں ان کی حقیقت کیا
خجل ہو جائینگے دیکھیں اگر سرکار کی صورت

ہے اُن پر رحمتِ باراں ہے اُن پر فضلِ ربّانی
جو عشقِ احمدِ مرسل میں ہیں بیمار کی صورت

بنایا دستِ قدرت نے حسیناں دو عالم کو
مگر ہے جلوہ حق، سیدِ ابرار کی صورت

کروں حمد و ثناء اللہ کی یہ وصف ہو میرا
لکھوں مدح و صفت سرکار کی اشعار کی صورت

ملائک لے کے آئینگے طبق گلہائے رحمت کے
دکھائی جائیگی جب قبر میں سرکار کی صورت

وہ ملجا بھی ہیں ماویٰ بھی ہیں یٰسٓ اور طٰہٰ بھی
محمدؐ نام ہے جن کا، ہیں دل میں پیار کی صورت

نگاہِ لطف فرمائینگے آقا اے حزیں اُن پر
بسی ہو جن کے دل میں اُن کے چاروں یار کی صورت

سرِ محشر تمھیں ہم سیدِ ابرار دیکھیں گے
محمدؐ مصطفیٰ کو طالبِ دیدار دیکھینگے

گرے غش کھا کے کوہِ طور پر جلوہ کہاں دیکھا
بہت موسیٰ کو حسرت تھی جمالِ یار دیکھینگے

پئینگے آبِ کوثر روزِ محشر جن کے ہاتھوں سے
وہی ہیں ساقئ کوثر جنھیں میخوار دیکھینگے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ نام ہیں جن کے
یقیناً ساتھ ہونگے اُن کے چاروں یار دیکھینگے

نہ جانے کس گھڑی آنکھیں ہماری بند ہو جائیں
کھلے جب آنکھ تو ہم حشر کا بازار دیکھینگے

ہمیں باغ اِرم سے کم نہیں طیبہ کی گلیاں بھی
رَسُولِ ہاشمی کا ہم گلُ و گلزار دیکھینگے
سُنہری جالیوں کو چُوم لینگے یارَسُول اللہ
خدا لیجائیگا ہم کو ترا دربار دیکھینگے
بپیئے نذرِ عقیدت لے کے جائیں سوزِ دل اپنا
حزیں ٹوٹے ہوئے دل احمدؐ مختار دیکھینگے

★

ہر نبی کا مدعا صلِّ علیٰ
تاجدارِ انبیاء صلِّ علیٰ
مظہرِ نورِ خدا صلِّ علیٰ
رحمتِ حق کی ضیاء صلِّ علیٰ

★

نورِ احمدؐ نے پایا خدا سے
اور آدم نے صلِ علیٰ سے
جو بھی مانگا دیا ہے خدا نے
ہم نے پایا درِ مصطفےٰؐ سے
حالِ غم ہم سنائینگے جا کر
اپنے آقا رسولِ خدا سے
در پہ احمدؐ کے ہر ایک دُعا بھی
ہو گی مقبول فضلِ خُدا سے
کھو گئے ظلمتوں کے اندھیرے
چاند نکلا ہے غارِ حرا سے

ہو عطا ہم کو ایمان کی دولت
ہے دُعا میری رَبُ العُلا سے
تھی نِدا آپ کی یا محمدؐ
یا ندا حق کی، کوہِ صفا سے
عرش اعظم پہ معراج کی شب
رَب مخاطب ہے صلِ علیٰ سے
موت آئے مدینے میں تجھکو
اے حزیںؔ کر دُعا یہ خدا سے

★

سید المرسلیں شافع المذنبیں، مصطفٰے مجتبیٰ آپ ہیں یا نبی

رحمت العالمیں، راحت العاشقیں خاتم الانبیاء آپ ہیں یا نبی

آپ محبوب رب، آپ ماہِ عرب، آپ صل علیٰ آپ نور الہدیٰ

آپ شمس الضحیٰ، آپ بدر الدجیٰ، نورِ حق کی ضیاء آپ ہیں یا نبی

ہو کرم کی نظر شاہِ والا گہر، میرے آقائے ذیشاں شہِ بحر و بر

حق کے دلدار عالی نسب ذی حشم، سید الاصفیاء آپ ہیں یا نبی

گنجِ عرفاں ہیں اور ماہِ مبیں، اے فصیح البیاں تابشِ علم و دیں

مرحبا مرحبا، آفریں آفریں، شانِ ربّ العلا آپ ہیں یا نبی

بحرِ لطف و کرم اے شفیع الامم، آپ شمعِ حرم آپ رازِ حرم

آپ دانائے کل آپ ختمِ رسل، مظہرِ کبریا آپ ہیں یا نبی

اب نہ چھوڑیگی دامن حزیںؔ آپ کا فیصلہ جو بھی کرنا ہو کر دیجئے

میرا ملجا و ماویٰ فقط آپ ہیں، بس مرا مدعا آپ ہیں یا نبی

★

میلادِ نبیؐ کی محفل میں جب نعت سنائی جاتی ہے

سرکار توجہ کرتے ہیں، توقیر بڑھائی جاتی ہے

پھولوں سے سجائی جاتی ہے خوشبو سے بسائی جاتی ہے

سردارِ دو عالم کی محفل جب گھر میں منائی جاتی ہے

یہ جشن ہے محبوبِ ربّ کا یہ جشن ہے شاہِ یثرب کا

یہ جشن جہاں بھی ہوتا ہے رحمت وہیں پائی جاتی ہے

ہوتا ہے جہاں پر ذکرِ نبیؐ، آتے ہیں فرشتے رحمت کے

اللہ کرم فرماتا ہے، ہر بگڑی بنائی جاتی ہے

وحدت کے پیالوں میں بھر کر ایمان کی نعمت بٹتی ہے

عرفان کی مئے اس محفل میں جی بھر کے پلائی جاتی ہے

ہر دل کو مرادیں ملتی ہیں صدقے میں رسولِ اکرم ﷺ کے

جب لب پہ دُعائیں آتی ہیں رحمت کی گھٹا چھا جاتی ہے

جب زائرِ طیبہ ملتے ہیں سینے سے لگا لیتے ہیں اُنہیں

جب خاکِ مدینہ ملتی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

چاہت میں نبی ﷺ کے دل ہے مگن رحمت کی گھٹائیں سایہ فگن

محشر میں محمد ﷺ کی اُمت کس شان سے لائی جاتی ہے

کعبے میں جلالِ بارِ الٰہ ، طیبہ میں جمال صلِ علیٰ

جو مانگیں یہاں ملجاتا ہے ، تقدیر بنائی جاتی ہے

جب زیرِ فلک میلادِ نبی ﷺ کا جشن منایا جاتا ہے

افلاک پہ بھی اُس وقت حزیںؔ یہ عید منائی جاتی ہے

★

محمدؐ مصطفیٰ صلِ علیٰ سلطانِ دیں تم ہو
شفیع المذنبیں ہو رحمت اللعالمیں تم ہو

کسی صورت پہنچ جاؤں مدینے کو یہ حسرت ہے
میں دیکھوں گنبدِ خضریٰ کہوں اِسکے مکیں تم ہو

شہادت آپ کے گھر کی، شفاعت آپ کے گھر کی
نبوّت آپ کے گھر کی، اِمام المرسلیں تم ہو

ہوا جب چاند دو ٹکڑے اِشارہ پا کے انگلی کا
تصدق ہو کے کہتا تھا قمر ماہِ مبیں تم ہو

تمھیں اول تمھیں آخر تمھیں باطن تمھیں ظاہر
تمھیں مظہر خدا کے رشکِ جانِ عالمیں تم ہو

دکھائینگے شبیہ مصطفےٰ جب قبر میں مجھکو
کہوں بے ساختہ یا مصطفےٰ عین الیقیں تم ہو
ملے گی آپ کے در سے یقیناً قلب کو تسکیں
سراج السالکیں ہو، راحتِ قلبِ حزیںؔ تم ہو

★

مرے سرکار بلانا مجھکو
اپنا دیدار دِکھانا مجھکو
سوئے طیبہ مجھے صبا لے چل
کوئے دلدار دکھانا مجھکو

★

اے شہنشاہِ خیر الامم
کیجئے ہم پہ چشم کرم
میرے آقا نبیؐ محترم
کب تلک ہم پہ جور و ستم
وقتِ امداد ہے یا نبیؐ
کب پڑیگی نگاہِ کرم
آپ ہی گر نہ لینگے خبر
اے مسیحا کدھر جائیں ہم
موجِ طوفاں سے کشتی مری
پار ہو جائے شاہِ اُمم

تاجدارِ رُسل آپ ہیں
آپ ہی محترم، ذی حشم
نورِ رحماں شہ بحر و بر
کب صفت آپ کی ہو رقم
بارشیں رحمتوں کی ہوئیں
جب تڑپ کر کہا ہو کرم
لُو خدارا حزیںؔ کی خبر
اب تو کیجئے مداوائے غم

☆

★

رحمت اللعٰلمین سا رہنما کوئی نہیں
سبز گنبد کے مکیں سا پیشوا کوئی نہیں

آپ وجہہ دین و دنیا، آپ ہیں خیر البشر
آپ محبوبِ خدا ہیں آپ سا کوئی نہیں

لاج رکھنا روزِ محشر شافع محشر ہیں آپ
میری نسبت آپ سے ہے دوسرا کوئی نہیں

واسطے سے آپؐ کے ہر اک دُعا ہو گی قبول
یہ فضیلت آپکی ہے، آپ سا کوئی نہیں

اُمتِ عاصی رہے کیوں روزِ محشر تشنہ کام
آپ ہیں ساقیِ کوثر، دوسرا کوئی نہیں

بخشوا دیجئے حزیںؔ کو روزِ محشر یا حضور
وہ کہاں جائیگی سرورؐ، دوسرا کوئی نہیں

★

اُمتِ سرورِ دیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے
عاشقِ دینِ مُبیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

وہ شہنشاہِ جہاں ختمِ رُسل ماہِ عرب
قلبِ مسلم کے مکیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

بھیجتے صبح و مسا، آپ یہ صلواۃ وسلام
وہ جو افلاک نشیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

سارے عالم کیلئے رحمتِ عالم ہیں جناب
سب کا ایمان و یقیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

کوئی ہمسر ہے نہ ثانی ہے نہ ہوگا کوئی
مرحبا وہ شہ دیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

دینِ حق پھیلتا جائیگا جہاں میں یو نہی
آپ قرآں کے اَمیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

ہے عطا کلمۂ طیّب ترا احسان ہے یہ
مظہرِ دینِ مُبیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

حُسنِ یوسف بھی ہے اَدنیٰ سی جھلک آقا کی
سب حسینوں سے حسیں ہیں ہمیں یہ ناز بھی ہے

خود محافظ ہے خدا کشتیٔ مسلم کا حزیںؔ
نا خدا سرورِ دیں ہیں، ہمیں یہ ناز بھی ہے

★

جہاں میں ظُلم یزیدی تو ہو رہا ہے بہت
مگر نہ ہونگے حسینؓ ابن علیؓ پھر پیدا
پیرِ گردوں نے کہاں دیکھی شجاعت ایسی
پھر نہ دھرتی پہ ہوئے ایسے دلاور پیدا

★

خدائی ہے خدا کی شان کچھ تیرا نہ کچھ میرا
نہ بن مورکھ نہ بن نادان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

بنایا آدمی کو خاک سے پھر سرکشی کیسی
سمجھ کر بھی نہ ہو انجان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

ہماری رہبری کے واسطے پیغامبر بھیجے
یہ ہے اللہ کا احسان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

بنایا نور سے اپنے رسول اللہ کا پیکر
یہ ہے اپنے نبیؐ کی شان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

عیاں ہے ذرّے ذرّے سے، نہاں ہے پتے پتے میں
اگر ہے عقل تو پہچان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

بنایا سارا عالم لفظِ کُن کہہ کر مرے رَبْ نے
سب اُس کے تابعِ فرمان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

کیا عظمت کو ظاہر اپنی، قرآنِ مُبیں دے کر
وہ ہے اللہ کا فرمان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

ستارے چاند سورج اُسکی قدرت کے کرشمے ہیں
نہ رُوح اپنی نہ جسم وجان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

زمیں وآسماں اُسکے مکاں ولامکاں اُس کا
نرالی سب سے اُس کی شان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

خدا اپنا نبیؐ اپنے، ہے قرآنِ مبیں اپنا
نہ کہتا پھر حزیںؔ نادان کچھ تیرا نہ کچھ میرا

★

مظہرِ نورِ پاک ذات ہیں آپؐ
یا نبیؐ مقصدِ حیات ہیں آپ

رحمتِ عالم آپ ہیں آقا
حشر میں باعث نجات ہیں آپ

مصطفےٰؐ، مجتبیٰ، شہ بطحیٰ
وجہ تخلیقِ کائنات ہیں آپؐ

روزِ محشر میں سایۂ رحمت
بن کے اُمت کے ساتھ ساتھ ہیں آپ

افضل و اکمل و بشیر و نذیر
مصطفےٰ منبعٔ صفات ہیں آپ

کب صفت آپکی رقم ہو حزیں
جزو کُل حُسنِ کائنات ہیں آپ

★

معراج کی شب حوروں نے کہا سرکار ہمارے آتے ہیں
وہ ماہِ مبیں وہ ماہِ عرب، دلدار ہمارے آتے ہیں

وہ صلِ علی وہ ختمِ رُسل وہ کاملِ ایماں اکملِ دیں
وہ ساقیٔ کوثر فخرِ عرب، مختار ہمارے آتے ہیں

موسیٰ کی دُعا، عیسیٰ کے مسیح، وہ شاہِ ہدیٰ وہ امّی لقب
وہ رحمتِ عالم حق کے دھنی، غمخوار ہمارے آتے ہیں

رضواں نے سجایا خلدِ بریں، غلماں بھی کھڑے ہیں صف بستہ
حوریں بھی کھڑی ہیں سج دھج کر، دلدار ہمارے آتے ہیں

وہ سرورِ عالم، سرورِ دیں، وہ شاہِ عرب سلطانِ عجم
غفلت سے جگانے قم کہہ کر، سردار ہمارے آتے ہیں

گھن گھور اندھیرا چھایا ہے، طوفان میں بیڑا آیا ہے
کشتی کو بچانے اُمت کی سالار ہمارے آتے ہیں

مسموم تھے ہم سر تا بقدم، اور ساری فضا زہریلی تھی
تریاقِ اُخوت لے کے حزیںؔ، غمخوار ہمارے آتے ہیں

—٭—

★

ازل سے ہیں جو تیرے غیر کے کہلا نہیں سکتے
کسی کے سامنے دامن کو وہ پھیلا نہیں سکتے
حضورِ قلب سے مانگی دُعا خالی نہیں جاتی
حزیںؔ دامن ترا بھرتا ہے کب بتلا نہیں سکتے

٭

نعت

یہی فکر شام و سحر اللہ اللہ
میں طیبہ کا کروں سفر اللہ اللہ
کروں بند آنکھیں تو دیکھوں مدینہ
عطا ہو مجھے وہ نظر اللہ اللہ
خیال مدینہ جب آتا ہے دل میں
تو آنکھوں سے ٹپکے گہر اللہ اللہ
بشر ہیں مگر نورِ ربّ العلا ہیں
محمدؐ ہیں خیر البشر اللہ اللہ
ہو یادِ نبی اسقدر میرے دلمیں
رہوں خود سے بھی بے خبر اللہ اللہ

میں دیکھوں مدینے کی پرنور گلیاں
ہو یثرب میں میرا گذر اللہ اللہ

رواں قافلہ جب ہوا سوئے طیبہ
ہوئیں رحمتیں ہم سفر اللہ اللہ

فرشتے لے آئے طبق رحمتوں کے
ہے ذکرِ نبیؐ رات بھر اللہ اللہ

حزیںؔ کے قلم کو ملے اتنی طاقت
بیاں میں ہو اس کے اثر اللہ اللہ

★

سراپا رحمت شفیق اعظم ہمارے خیر الانام آقا
خدائے واحد کے بعد بیشک، ہیں آپ عالی مقام آقا

ہے نور تم سے ظہور تم سے یہ دین و دنیا حضور تم سے
تمھیں ہو اول تمھیں ہو آخر، تمھیں پہ لاکھوں سلام آقا

شجر حجر چاند اور ستارے، فرشتے جن و بشر یہ سارے
درود تم پر سلام تم پر، ہیں بھیجتے صبح و شام آقا

دکھا دو طیبہ کی ہم کو گلیاں تڑپ رہے ہیں سسک رہے ہیں
لگے ہے فردوس سے بھی برتر، ہے آپ کا جو مقام آقا

کرم ہو اُمت پہ سرورِ دیں، ہے روزِ محشر نظر تمھیں پر
رہے نہ پیاسی حضور اُمت پلا دو کوثر کے جام آقا

یہی ہے حسرت یہی ہے ارماں حزیںؔ کا میرے پیارے آقا
ہو نزع کے وقت میرے لب پر فقط تمہارا ہی نام آقا

★

محمدؐ مصطفےٰ شاہا۔ کملیا اُوڑھنے والے
ہوا کب آپ سا پیدا کملیا اُوڑھنے والے

کوئی ہمسر نہیں ثانی نہیں روزِ قیامت تک
جہاں میں آپ ہیں یکتا کملیا اُوڑھنے والے

خدا نے رکھ لیا تھا دیکھنے کو عرشِ اعظم پر
وہیں تھا آپ کا سایہ کملیا اُوڑھنے والے

فدا کرتی ہے اُمت زندگی کو، نام احمد پر
ہر اک دل آپ کا شیدا کملیا اُوڑھنے والے

بنایا دستِ قدرت نے حسیں کچھ آپکو ایسا
ہوا کوئی نہ پھر تم سا کملیا اُوڑھنے والے

★

شب معراج میں صف بستہ حوریں عرض کرتی تھیں
اِدھر بھی اک نظر آقا کملیا اوڑھنے والے

بہت آسان ہو جائیگی منزل آخری میری
جو دیکھوں آپ کا جلوہ کملیا اوڑھنے والے

بچا لو نارِ دوزخ سے حزیںؔ کو سرورِ عالم
گنہگاروں میں ہوں آقا کملیا اُوڑھنے والے

★

میں ہوں محدود تو ہے لا محدود
تیری وسعت کا کچھ حساب نہیں
میرا مالک ہے منفرد ایسا
جسکا ثانی نہیں جواب نہیں

★

نورِ مجسم سرورِ عالم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ
شافعِ محشر رحمتِ عالم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ

ساری خدائی نازاں ہے تم پر نازل ہوا ہے قرآں تم پر
تم پر لگی ہے نظرِ دو عالم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ

جبرئیل لائے پیغام رَبّ کا، معراج کی شب محبوبِ رَبّ کو
رَبّ منتظر ہے اور عرشِ اعظم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ

صف بستہ حوریں خوشیوں سے جھومیں آقا جو آئیں قدموں کو چومیں
رضوان کہتے تھے فخرِ دو عالم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ

شمس الضحیٰ ہیں بدرالدجیٰ ہیں، صلِ علیٰ ہیں، نورالہدیٰ ہیں
محبوبِ رَبّ ہیں محبوبِ عالم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ

دل میں حزیںؔ کے ہے اک تمنا در پر بلا لو شاہِ مدینہ
نظرِ کرم ہو محسنِ اعظم شاہِ مدینہ شاہِ مدینہ

تمنائے حزیں

ہو مرا دل تری یادوں کا خزینا یارب
اب نہیں اسکے سوا کوئی تمنا یارب

تو وہ داتا ہے کہ بے مانگے ہی دیدیتا ہے
مانگنے کا مجھے آیا نہ قرینا یارب

غرق ہو جائے نہ عصیاں کے سمندر میں کہیں
اُمتِ احمدِ مرسل کا سفینا یارَب

تیرا الطاف و کرم ہی مرے کام آئے گا
آئیگا موت کا جب منہ پہ پسینا یارَب

یوں نظر آتے ہیں نبیوں میں رسُولِ عربی
جیسے ہوتا ہے انگوٹھی میں نگینا یارَب

پرتوِ نورِ محمدؐ سے ہو روشن سینہ
میری نظروں میں ہوا انوارِ مدینا یارَب

— ؎ —

منقبت

نقش توحید کا ہر دل پہ بٹھانے والے
رسمِ اوہام پرستی کو مٹانے والے
قیدِ اصنام سے مسلم کو چھڑانے والے
نعرۂ حق سے زمانے کو ہلانے والے

کون تھے، وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

دینِ اسلام کو تابندہ بنانے والے
پار اسلام کی کشتی کو لگانے والے
خون سے شمع رسالت کو جلانے والے
شاہِ کربل جسے کہتے ہیں زمانے والے

کون تھے، وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

حق پرستی کیلئے سر کو کٹانے والے
آل اولاد کو گھر بار لٹانے والے
دوش پر میتِ فرزند اٹھانے والے
اور شہادت کا سبق ہم کو پڑھانے والے
کون تھے، وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

ظلم و بیداد کو ہنس ہنس کے اُٹھانے والے
استقامت کا سبق ہم کو پڑھانے والے
قلبِ مُسلم میں وہ گھر اپنا بنانے والے
اُمتِ احمدؐ مرسل کو چھڑانے والے
کون تھے، وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

حق کی باتوں پہ عمل کرکے دکھانے والے
شانِ اسلام کی دنیا میں بڑھانے والے
نغمہ توحید کا دنیا کو سُنانے والے
تنِ مردہ میں نئی رُوح جگانے والے

کون تھے، وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

تھے حسینؓ ابنِ علیؓ ہاشمی و مطلبی
فخرِ آدم شہ ذی مرتبہ عالی نسبی
یہ نواسے تھے وہ نانا تھے رسُولِ عربی
اس گھرانے کو نبوّت بھی شہادت بھی ملی

لبِ اعجاز سے قُم کہہ کے اُٹھانے والے

اے حزیںؔ وہ تھے محمدؐ کے گھرانے والے

منقبت

کربلا میں شہِ ابرار کے دلبر آئے
سر کٹانے کیلئے سبطِ پیمبر آئے

تین دن تھے جو پیاسے وہ شہیدِ اعظم
جامِ کوثر کا لیئے ساقیٔ کوثر آئے

اسداللہ کے فرزند کا سر لینے کو
ساتھ میں شمرِ لعیں کے کئی لشکر آئے

آسماں کانپ رہا تھا، تھی زمیں لرزیدہ
اسپ کی پیٹھ سے شاہا جو زمیں پر آئے

حشر برپا ہوا خیموں میں، اُٹھا شور و فغاں
لاش پر شاہ کی زینب جو کھُلے سر آئے

رُوحِ زہرہ کی نہ ہو کس لیئے بیچین حزیںؔ
شاہ کا سر لیئے نیزہ پہ ستمگر آئے

منقبت

رُوئے زمیں پہ شورشِ اُعدا ہے یا حسینؓ
وقتِ مدد ہے حشر سا برپا ہے یا حسینؓ

دل بیقرار آنکھ میں آنسو جگر میں سوز
یوں زندگی کو ہم نے گزارا ہے یا حسینؓ

مرجھا نہ جائے گلشنِ اسلام کا کنول
خونِ جگر سے جسکو نکھارا ہے یا حسینؓ

ظلمِ یزید آج بھی برپا ہے ہر طرف
ہر سمت کربلا کا نظارا ہے یا حسینؓ

پیاسے لبِ فُرات تھے ہیہات اہلِ بیت
اب تک خجل فرات کا دریا ہے یا حسینؓ

دل کو قرار قلب کو تسکین مل گئی
جب بھی دلِ حزیں نے پکارا ہے یا حسینؓ

لہُو لہُو

شُہدائے کربلا سے ہے میدان لہُو لہُو
واحسرتا، علیؑ کا گُلستاں لہُو لہُو
اکبر کی لاش دوش پہ یوں ہے حسینؑ کے
خم ہے کمر تو، ہے دلِ ویراں لہُو لہُو
وہ ہاشمی قمر وہ علمدار وہ جری
شانے قلم تھے، تھا مہ تاباں لہُو لہُو
نورِ نظر حسن کے تھے، دلبند شاہ کے
رَن میں ہوئے تھے قاسمِ ذیشاں لہُو لہُو
زینب کے چاند تھے کہ ستارے تھے عرش کے
قدموں پہ ماموں جان کے قرباں لہُو لہُو
مظلوم بے زباں علی اصغر لہو میں تر
ہاتھوں میں شہ کی گوہرِ داماں لہُو لہُو

سب جاں نثار کٹ گئے نامِ حسینؓ پر
دامن لہو لہو تھا، گریباں لہو لہو

وہ ایک سجدہ جس پہ فرشتوں کو ناز ہے
تھا کربلا کی خاک میں غلطاں لہو لہو

یوں سیّدہ کے لال نے وعدہ وفا کیا
صبر و رضا سے نیّرِ عرفاں لہو لہو

تھامے ہوئے جگر تھے فلک پر ملائکہ
فرشِ زمیں پہ تھا شہِ ذیشاں لہو لہو

ساکت شجر حجر تھے زمیں آسماں خموش
ماتم کدہ تھی شامِ غریباں لہو لہو

یادِ حسین جسمِ جہاں میں ہے یوں حزیںؔ
دل بھی جگر بھی دیدۂ گریاں لہو لہو

خاتونِ جنّت

ہو عالی مرتبت تم ماہِ طلعت فاطمہ زہرہؓ
لقب ہے آپ کا خاتونِ جنت فاطمہ زہرہؓ

تھی گھر میں آپ کے عرفاں کی دولت فاطمہ زہرہؓ
ہر اک نعمت سے تھی بڑھکر یہ نعمت فاطمہ زہرہؓ

محمدؐ مصطفےٰ صلِ علیٰ کی لاڈلی دختر
علیؓ مشکل کشا کی جانِ راحت فاطمہ زہرہؓ

بتُول و فاطمہ بھی ہو تمھیں خیرالنساء بھی ہو
فدا ہیں آپ پر حُورانِ جنّت فاطمہ زہرہؓ

کیا فاقے پہ فاقہ اک شکن آئی نہ ماتھے پر
دکھا دی آپ نے وہ استقامت فاطمہ زہرہؓ

گرے آنسو تو موتی بن گئے اللہ کی رحمت
کہ ظاہر ہو گئی خود ہی کرامت فاطمہ زہرہؓ

نکل آیا تھا سورج ڈوب کر کس کا کرشمہ تھا
علیؓ کی تھی دُعا، اللہ کی قدرت فاطمہ زہرہؓ

سخاوت گھر کی لونڈی تھی، عنایت کا بھی کیا کہنا
تھی نازاں آپ پر شب کی عبادت فاطمہ زہرہؓ

نہ تھا کچھ گھر میں لیکن سارے طیبہ کی ہوئی دعوت
کھلائی آپ نے جنّت کی نعمت فاطمہ زہرہؓ

ہر اک حالت میں صبر و شکر کرنا آپ کا شیوہ
ملی تھی آپ کو چشمِ بصیرت فاطمہ زہرہؓ

بہت مغموم ہیں مجبور بھی ہیں اور پریشاں بھی
ہے محتاجِ کرم باباؐ کی اُمت فاطمہ زہرہؓ

کرے اللہ بھی فضل و کرم بیشک حزیںؔ اُس پر
ہو جس پر آپ کی چشمِ عنایت فاطمہ زہرہؓ

عظمتِ آدم

اَزل سے رازِ سربستہ ہوں حُسن جذب و مستی ہوں
جو کھل جاؤں تو قطرہ ہوں جو بندھ جاؤں تو موتی ہوں
خلیفہ مجھکو خالق نے بنایا اپنی قدرت سے
کیا سجدہ فرشتوں نے جسے، بیشک وہ ہستی ہوں
خدا کا نور احمدؐ کو ملا اور اُن سے آدم کو
ایسی اَنوار سے دُنیا منور ہے وہ نوری ہوں
گیا ہوں عرشِ اعظم پر، ملا ہوں ربِ باری سے
کہاں عظمت کو پہنچینگے ملائک میں وہ صوفی ہوں
بنا ہوں خاک سے لیکن یہ دنیا میری خاطر ہے
میسحا بن کے میں پیدا ہوا ہوں فضلِ ربیّ ہوں
نجُوم و کہکشاں سے بھی زیادہ رفعتیں میری
خیالوں سے بھی اُونچی ہے بہت میری وہ پستی ہوں

اَشرف المخلوقات

رَب نے آدم کو جب کیا پیدا
چین سے رہنے کو جنت دیدی
اَشرف المخلوقات کا رُتبہ
دے کہ آدم کو فضیلت دیدی
اپنی قدرت کے کارخانے میں
اپنے بندے کو حکومت دیدی
نقش آدم کا دلفریب بنا
دستِ قدرت نے ملاحت دیدی
عقل کے ساتھ تجسّس دے کر
ذہن کو علم کی دولت دیدی
رمزِ توحید سمجھنے کے لئے
میرے مولا نے طریقت دیدی

زندگی میں فلاح پانے کو
دینِ اسلام و شریعت دیدی
کرکے آنکھوں کو منور اُس نے
اپنے دیدار کی حسرت دیدی
دی زباں کو جو تابِ گویائی
اسکو اندازِ لطافت دیدی
معاف کرنے کو خطا اَوروں کی
چشمِ آدم کو مُروت دیدی
اپنے اِحسان یاد رکھنے کو
سجدۂ شکر کی نعمت دیدی
اپنا محبوب کہہ کے احمدؐ کو
روزِ محشر کی شفاعت دیدی

مرتبہ جس کا افضل و اعلیٰ
جسکو کہتے ہیں شہادت دیدی
اپنے محبوب کی اُمت کہہ کر
حق نے دل کو مرے راحت دیدی
اے حزیںؔ رَبْ نے اپنے بندے کو
سارے عالم کی حکومت دیدی

★

میرے آقاؐ مدینہ بُلا لیجئے
اپنے کوچے میں تھوڑی سی جا دیجئے
ساری دنیا کے غم سے چُھڑا کر مجھے
یا نبیؐ مجھ کو اپنا بنا لیجئے

سلام

اے شاہِ بطحیٰ سلام لے لو، رسولِ اکرم سلام لے لو
ہم عاصیوں کا ہم عاجزوں کا شفیقِ اعظم سلام لے لو
تمہیں مکرم تمہیں معظم، تمہیں سے نسبت ہماری آقا
اے شاہِ شاہاں سلام لے لو اے فخرِ عالم سلام لے لو
اے رب کے دلبر درود تم پر، اے کملی والے سلام تم پر
شفیعِ محشر سلام لے لو شفیعِ اعظم سلام لے لو
ہمارے ملجا ہمارے ماویٰ، تمہیں ہو یٰسین تمہیں ہو طٰہٰ
ہمارے رہبر ہمارے آقا نبیِ اعظم سلام لے لو
سلام ماہِ تمام تم پر سلام خیر الانام تم پر
اے ختمِ مرسل سلام لے لو اے روحِ آدم سلام لے لو
چھپا لو کملی میں شاہِ ذیشاں ہے خوفِ محشر لرز رہے ہیں
ہم امتی ہیں تمہارے سرور حضورِ اکرم سلام لے لو

درِ نبیؐ پر کھڑے رہینگے بصد ادب التجا کرینگے
قبول کر لو سلام آقا، اے جانِ عالم سلام لے لو
کرم ہو چشمِ کرم حزیں پر، درِ نبیؐ پر کہے وہ جا کر
مرے مکرم سلام لے لو، میرے معظم سلام لے لو

★

موت رُک جائے مدینے کا سفر ہے درپیش
تو جو کچھ دیر کو ٹل جائے کرم ہو جائے
حسرتِ دید کا ارمان نکل جائے تو پھر
دم مدینے میں نکل جائے کرم ہو جائے

سلام

السلام اے شاہِ ذیشاں السلام

السلام اے شاہِ شاہاں السلام

السلام اے تاجدارِ انبیاء

السلام اے رہنمائے اتقیاء

السلام اے نورِ ربُّ العالمیں

السلام اے رحمت اللعالمیں

السلام اے وارثِ خلدِ بریں

السلام اے رہبرِ دینِ مبیں

السلام اے اُمّیٔ ذی محترم

السلام اے فخرِ آدم مُحتشم

السلام ائے وجہ تخلیقِ جہاں
السلام ائے تاجدارِ انس وجاں
السلام ائے شافعِ روزِ جزا
السلام ائے رہنما و پیشوا
السلام ائے سرورِ کون ومکاں
السلام ائے خاتمِ پیغمبراں
السلام ائے فخرِ دنیا فخرِ دیں
السلام ائے راحتِ قلبِ حزیںؔ
السلام ائے شاہِ ذیشاں السلام
السلام اے شاہِ شاہاں السلام

٭٭

دُعائے حزیں

اَدب سے بصد التجا مانگتی ہوں
محبّت تری اے خدا مانگتی ہوں

مجھے رحمتوں کی پناہوں میں لے لے
کرم تیرا حد سے سِوا مانگتی ہوں

نہ حوروں کی خواہش نہ خُلدِ بریں کی
تری دیدِ رَبُّ العُلا مانگتی ہوں

دُعا کیلئے ہاتھ اپنے اُٹھا کر
مرض سے ہر اک میں شِفا مانگتی ہوں

نہ کر مبتلا مجھکو حرص و ہوس میں
الٰہی میں تیری رضا مانگتی ہوں

نظارہ جو ہو جائے کعبے کا مجھکو
اُسی در پہ تھوڑی سی جا، مانگتی ہوں

قناعت، سخاوت، عبادت، ریاضت
یہ ہو جائے مجھکو عطا، مانگتی ہوں

بہاتی ہوں آنکھوں سے آنسو کے دریا
میں دل اپنا قبلہ نُما، مانگتی ہوں

نہ ہے مال و زر کی، نہ دنیا کی پروا
میں کعبے کی ٹھنڈی ہوا مانگتی ہوں

بھرے کون جھولی حزیںؔ کی خدایا
تو ہی تو ہے حاجت روا، مانگتی ہوں

تمت

حفیظ النساء حزیںؔ

کاشانۂ حزیںؔ ۔ باغِ جہاں آرا
یاقوت پورہ ۔ حیدر آباد
مکان نمبر 4/11/19 - 8 - 17

زیر اہتمام
مسرس بشیر وارثی پبلیکشن
۶۱۳ - ۸ - ۲۲ چھتہ بازار۔ حیدرآباد ۲